حدیث

'علیؑ قاسم النار'

کی تخریج و تحقیق

مرتب

خسرو قاسم

حدیث

'علیؑ قاسم النار'

کی تخریج وتحقیق

مرتب

خسرو قاسم

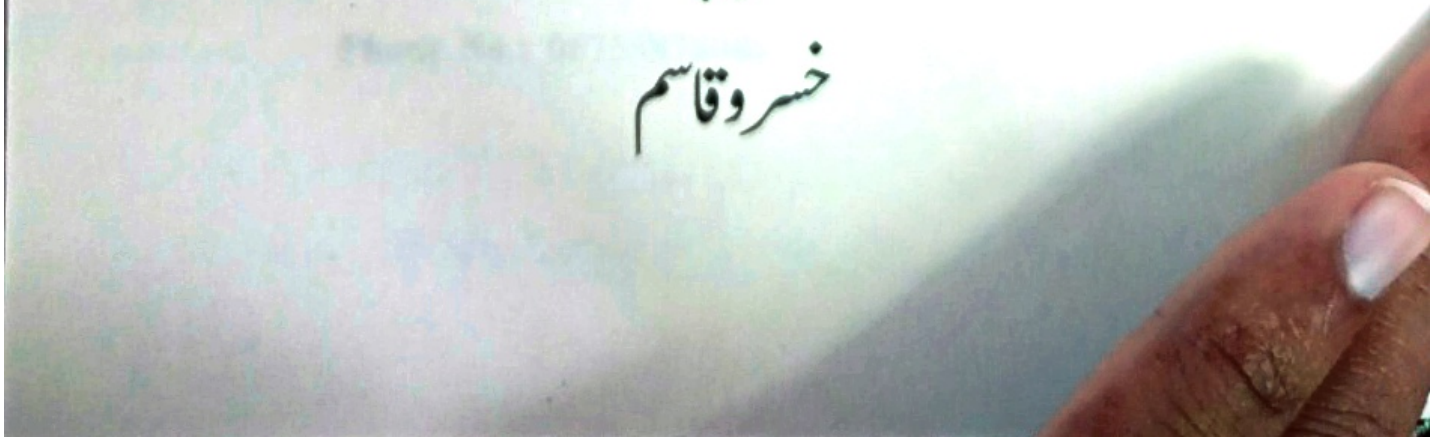

جملہ حقوق محفوظ مرتب

نام کتاب : حدیث 'علیؑ قاسم النار' کی تخریج وتحقیق
مرتب : خسرو قاسم
صفحات : ۴۸
سن اشاعت : ۲۰۲۱ء
کمپوزنگ : مشکوٰۃ کمپیوٹرس، علی گڑھ، 9897674550

ملنے کا پتہ

Khusro Qasim
Ali Academy
3, Raipura Lodge,
Dodhpur, Aligarh - 202002 (INDIA)

Mob. 08755878084

پیش لفظ

اللہ کے فضل سے ہم نے حضرت علیؓ کے فضائل پر مشتمل بعض احادیث کی تخریج تحقیق پیش کرنے کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ یہ اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔اس میں حضرت علیؓ کی ایک اہم فضیلت بیان کرنے والی حدیث 'أنا قسیم النار' کی تخریج وتحقیق پیش کی گئی ہے۔قسیم النار کا زیادہ معروف معنی علماء کے نزدیک یہ ہے کہ چونکہ حضرت علیؓ کی محبت ایمان کا،اور ان کا بغض نفاق کا سبب ہے،اور انسان کو جنت ایمان کی وجہ سے اور جہنم نفاق اور کفر کی وجہ سے ملے گی،تو اس معنی کے اعتبار سے گویا حضرت علیؓ جنت اور جہنم کی تقسیم کرنے والے ہوئے ،کہ جو ایمان کے تمام تقاضے پورے کرنے کے ساتھ ساتھ ان سے محبت بھی کرے،تو وہ جنتی ہوگا،اور جو ان سے بغض رکھے،وہ جہنمی ہوگا،کیوں کہ ایمان کے ساتھ حضرت علیؓ کا بغض جمع نہیں ہوسکتا۔

اللہ پاک سے دعا ہے کہ اس حقیری کاوش کو شرف قبولیت بخشے۔

خسرو قاسم
Assistant Professor
Mechanical Engineering Department,
A.M.U. Aligarh
Phone No.: 08755878084

بسم الله الرحمن الرحيم

علی بن أبی طالب رضی الله عنه

قسیم الجنة والنار

(۱) وأخرج الدارقطنی: أن علیا، قال للستة الذین جعل عمر الأمر شوری بینهم کلاما طویلا من جملته أنشدکم بالله، هل فیکم أحد، قال له رسول الله: یا علی أنت قسیم الجنة والنار یوم القیامة غیری، قالوا: اللهم لا. ومعناه ما رواه غیره، عن علی الرضا، أنه قال له: أنت قسیم الجنة والنار، فیوم القیامة تقول للنار هذا لی وهذا لک، وروی ابن السماک: أن أبا بکر قال له: سمعت رسول الله، یقول لا یجوز أحد الصراط إلا من کتب له علی الجواز.

(ابن حجر الهیتمی، الصواعق المحرقة، الفصل الثانی: فی فضائله کرم الله وجهه)

حضرت علیؓ نے ان چھ لوگوں سے طویل کلام فرمایا جنھیں حضرت عمرؓ نے امرِ خلافت کا ذمہ دار بنایا تھا۔ اس کلام میں آپ نے یہ بھی فرمایا: ''میں تمھیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم میں کوئی ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے میرے علاوہ یہ کہا ہو کہ ''اے علی! تم جنت اور جہنم تقسیم کرنے والے ہو''۔ ان لوگوں نے کہا: نہیں۔

ایک دوسری روایت میں ہے جو علی رضاؓ سے مروی ہے کہ آپ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: ''تم جنت اور جہنم تقسیم کرنے والے ہو۔ قیامت کے روز تم جہنم سے کہو گے کہ

یہ تیرے لیے ہے اور یہ میرے لیے ہے''۔

ابن سماک نے روایت کی ہے کہ حضرت ابوبکر نے ان سے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: کوئی شخص اس وقت تک پل صراط پار نہیں کرسکتا جب تک کہ اس کے لیے وہ اجازت نامہ نہ لکھ دیں''۔

(ابن حجر الهيتمي،الصواعق المحرقة، الفصل الثاني:في فضائله كرم الله وجهه2/369).

(۲) أخبرنا:القاضي العلامة ابو نصر محمد بن هبة الله بن محمد الشيرازي بدمشق،أخبرنا:الحافظ ابو القاسم علي بن الحسين بن هبة الله الدمشقي،أخبرنا:ابو القاسم الواسطي،أخبرنا:ابو بكر الخطيب، أخبرنا:محمد بن ابي نصر النرسي،أخبرنا:ابو محمد عبد الله بن احمد بن معروف القاضي،حدثنا:سهل بن يحيى،حدثنا:حسين بن هارون الصائغ، حدثنا:ابن فضيل،عن الاعمش،عن موسى بن طريف،عن عباية ، عن علي بن أبي طالب،قال:أنا قسيم النار يوم القيامة أقول خذي ذا وذري ذا،هكذا رواه الحافظ ابو القاسم الدمشقي في تاريخه،ورواه غيره مرفوعا الى النبي ﷺفان قيل:هذا سند ضعيف،قلت:قال محمد بن منصور الطوسي:كنا عند احمد بن حنبل،فقال له رجل:يا ابا عبد الله ما تقول في هذا الحديث الذي يروى ان عليا،قال:أنا قسيم النار،فقال احمد:وما تنكرون من هذا الحديث،أليس روينا ان النبي ﷺ، قال لعلي:لا يحبك إلا مؤمن ولا يبغضك إلا منافق،قلنا:بلى،قال:فأين المؤمن،قلنا:في الجنة،قال:فأين المنافق،قلنا:في النار،قال:فعلى قسيم النار.هكذا ذكره في طبقات اصحاب احمد رحمه الله.

(الكنجي الشافعي،كفاية الطالب في مناقب علي بن أبي طالب،1/71)

محمد بن منصور طوسی کہتے ہیں کہ ہم امام احمد کے پاس تھے۔ان سے ایک شخص نے پوچھا:اے ابوعبداللہ! آپ اس حدیث کے بارے میں کیا کہتے ہیں جس میں روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا:''میں جہنم تقسیم کرنے والا ہوں؟''۔امام احمد نے فرمایا:''تمھیں اس میں کیا بات عجیب لگتی ہے؟ کیا ہم نے یہ حدیث روایت نہیں کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا:''تم سے محبت نہیں کرے گا،مگر مومن،اور تم سے بغض نہیں رکھے گا،مگر منافق''۔ہم نے کہا: کیوں نہیں۔تو امام احمد نے پوچھا:مومن کہاں ہوگا؟ ہم نے کہا: جنت میں۔انھوں نے پوچھا:اور منافق کہاں ہوگا؟ ہم نے کہا:جہنم میں۔پھر انھوں نے فرمایا:تو اس طرح علی جہنم تقسیم کرنے والے ہوئے''۔

(الكنجي الشافعي، كفاية الطالب في مناقب علي بن أبي طالب،1/71).

(۳)أخبرنا:أبو القاسم الواسطي،نا:أبو بكر الخطيب،أنا:محمد بن أبي نصر النرسي،نا:أبو محمد عبيد الله بن أحمد بن معروف القاضي ، نا:سهل بن يحيى بن سفيان،نا:الحسن بن هارون الصايغ، نا:ابن فضيل ، عن الأعمش،عن موسى بن طريف،عن عباية ،عن علي بن أبي طالب رضي الله عنه:أنه قال:أنا قسيم النار يوم القيامة أقول:خذي ذا وذري ذا.

(ابن عساكر،تاريخ دمشق،حرف العين،42/298،رقم الحديث: 4933،علي بن أبي طالب واسمه عبد مناف بن عبد المطلب)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں: میں قیامت کے دن جہنم تقسیم کروں گا۔ میں کہوں گا: یہ تو لے لے،اور اسے چھوڑ دے''۔

(ابن عساكر،تاريخ دمشق،حرف العين، 42/298، رقم الحديث: 4933،علي بن أبي طالب واسمه عبد مناف بن عبد المطلب)

(۴) أخبرنا:أبو عبد الله الحسين ابن عبد الملك،أنا:سعيد بن أحمد بن محمد،أنا:محمد بن عبد الله بن محمد الشيباني،نا:عمر بن

الحسين بن على بن مالک القاضى،نا:أحمد بن الحسن الخزاز،نا: أبى، نا:حصين بن مخارق،عن الأعمش وعبد الواحد بن حسان،وهارون بن سعيد،عن موسى بن طريف،عن عباية بن ربيع،قال:سمعت عليا رضى الله عنه، يقول:أنا قسيم النار يوم القيامة،أقول:هذا لى وهذا لک.

(ابن عساکر،تاريخ دمشق،حرف العين، 42/298،رقم الحديث: 4933،على بن أبى طالب واسمه عبد مناف بن عبد المطلب)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں: میں قیامت کے دن جہنم تقسیم کروں گا۔ میں کہوں گا: یہ میرے لیے ہے،اور یہ تیرے لیے ہے"۔

(ابن عساکر،تاريخ دمشق،حرف العين، 42/298،رقم الحديث: 4933،على بن أبى طالب واسمه عبد مناف بن عبد المطلب)

(٥) أخبرنا:أبو القاسم بن السمرقندى،أنا:محمد بن عبد الله،أنا: محمد بن الحسين،أنا:عبد الله ، نا:يعقوب ،نا:يحيى بن عبد الحميد، حدثنا:على بن مسهر،عن الأعمش،عن موسى بن طريف،عن عباية،عن على رضى الله عنه :أنه قال:أنا قسيم النار إذا كان يوم القيامة ، قلت:هذا لک وهذا لى.

(ابن عساکر،تاريخ دمشق،حرف العين، 42/298،رقم الحديث: 4933،على بن أبى طالب واسمه عبد مناف بن عبد المطلب)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں: میں جہنم تقسیم کرنے والا ہوں۔ جب قیامت کا دن ہوگا تو میں کہوں گا: یہ تیرے لیے ہے،اور یہ میرے لیے ہے"۔

(ابن عساکر،تاريخ دمشق،حرف العين، 42/298،رقم الحديث: 4933،على بن أبى طالب واسمه عبد مناف بن عبد المطلب).

(٦) قال يعقوب:وسمعت الحسن بن الربيع،يقول:قال أبو معاوية :

قلنا للأعمش: لا تحدث هذه الأحاديث، قال: يسألونی فما أصنع ربما سهوت فإذا سألونی عن شیء من هذا وسهوت فذكرونی، قال: وكنا يوما عنده فجاء رجل فسأله عن حديث قسيم النار، قال: فتنحنحت، قال: فقال الأعمش هؤلاء المرجئة لا يدعونی أحدث بفضائل علی رضی الله عنه أخرجوهم من المسجد حتی أحدثكم.

(ابن عساكر، تاريخ دمشق، حرف العين، 42/299، رقم الحديث: 4933، علی بن أبی طالب واسمه عبد مناف بن عبد المطلب)

ابومعاویہ کہتے ہیں: ہم نے اعمش سے کہا: پ یہ احادیث نہ بیان کریں۔انھوں نے فرمایا: یہ لوگ مجھ سے سوال کرتے ہیں تو میں کیا کروں۔جب یہ مجھ سے کوئی چیز پوچھتے ہیں اور میں بھول جاتا ہوں تو یہ مجھے یاد دلا دیتے ہیں۔راوی کہتے ہیں کہ ایک دن ہم ان کے پاس بیٹھے تھے کہ ایک شخص نے آکر ان سے 'حدیث قسیم النار' کے بارے میں پوچھا۔راوی کہتے ہیں: یہ سن کر میں نے کھنکار لی۔آگے بیان کرتے ہیں کہ تو امام اعمش نے فرمایا: ''یہ مرجئہ لوگ مجھے حضرت علیؓ کے فضائل کی احایث بیان کرنے نہیں دیتے۔انھیں مسجد سے باہر کردو تا کہ میں تمھیں حدیثیں سناؤں''۔

(ابن عساكر، تاريخ دمشق، حرف العين، 42/299، رقم الحديث: 4933، علی بن أبی طالب واسمه عبد مناف بن عبد المطلب).

(٧) قال: وحدثنا: أبو جعفر، نا: إسحاق بن يحيی الدهقان، نا: إسماعيل بن اسحاق الراشدی، نا: مخول، عن سلام الخياط، عن موسی بن طريف، عن عباية الأسدی، قال: سمعت عليا، يقول: أنا قسيم النار هذا لك وهذا لی، قال سلام: فكان موسی يری رأی أهل الشام وكان يتحدث بهذا يتعجب به ويسمع آخرون.

(ابن عساكر، تاريخ دمشق، حرف العين، 42/300، رقم الحديث: 4933، علی

بن أبی طالب واسمه عبد مناف بن عبد المطلب)

حضرت علیؓ فرماتے ہیں: میں جہنم تقسیم کرنے والا ہوں کہ یہ تیرا ہے، اور یہ میرا ہے۔ سلام خیاط کہتے ہیں: موسیٰ بن طریف بھی اہل شام کی طرح رائے رکھتے تھے، وہ اس حدیث کو بیان کرتے تھے اور تعجب کا اظہار کرتے تھے، اور دوسرے لوگ سن رہے ہوتے تھے"۔

(ابن عساکر، تاریخ دمشق، حرف العین، 42/300، رقم الحدیث: 4933، علی بن أبی طالب واسمه عبد مناف بن عبد المطلب)

(٨) عن علی بن أبی طالب، قال: أنا قسیم النار، (شاذان الفضیلی) فی رد الشمس.

(المتقی الهندی، کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال 13/152، رقم الحدیث: 36475)

حضرت علیؓ نے فرمایا: "میں جہنم تقسیم کرنے والا ہوں"۔

(المتقی الهندی، کنز العمال فی سنن الأقوال والأفعال 13/152، رقم الحدیث: 36475).

(٩) وأخبرنی: محمد بن علی، قال: ثنا: مهنی، قال: سألت أحمد، قلت: حدثنی: خالد بن خداش، قال: قال سلام: وأخبرنی: محمد بن علی، قال: ثنا: یحیی، قال: سمعت خالد بن خداش، قال: جاء سلام بن أبی مطیع إلی أبی عوانة، فقال: هات هذه البدع التی قد جئتنا بها من الکوفة، قال: فأخرج إلیه أبو عوانة کتبه، فألقاها فی التنور، فسألت خالدا ما کان فیها، قال: حدیث الأعمش، عن سالم بن أبی الجعد، عن ثوبان، قال: قال رسول اللهﷺ: استقیموا لقریش، وأشباهه، قلت لخالد: وأیش، قال: حدیث علی: أنا قسیم النار، قلت لخالد: حدثکم به أبو عوانة، عن الأعمش، قال: نعم.

(الخلال،السنة، التغليظ على من كتب الأحاديث التى فيها طعن على أصحاب رسول الله ﷺ3/510،رقم الحديث:819)

سلام بن ابی مطیع،ابوعوانہ کے پاس آئے اور کہا:وہ بدعتیں ہمارے سامنے نکال کر دکھاؤ جو تم کوفہ سے ہمارے یہاں لے کر آئے ہو۔تو ابوعوانہ نے اپنی کاپیاں ان کے سامنے نکالیں اور انھیں تندور میں ڈال دیا۔راوی یحی کہتے ہیں:میں نے خالد سے پوچھا کہ ان میں کیا تھا،تو انھوں نے بتایا کہ اعمش کی سالم بن ابی جعد،عن ثوبانؓ کی سند سے یہ حدیث کہ حضور ﷺ نے فرمایا:''قریش کے لیے تم لوگ سیدھے رہو''،اور اسی طرح کی حدیثیں۔میں نے خالد سے کہا:اور کچھ؟انھوں نے کہا:''حضرت علیؓ کی یہ حدیث کہ میں جہنم کی تقسیم کرنے والا ہوں''۔میں نے خالد سے پوچھا:کیا تمھیں یہ حدیث ابوعوانہ نے اعمش کے واسطے سے سنائی تھی؟انھوں نے کہا:ہاں۔

(الخلال،السنة، التغليظ على من كتب الأحاديث التى فيها طعن على أصحاب رسول الله ﷺ 3/510،رقم الحديث:819).

(۱۰) قيس بن الربيع أبو محمد الأسدى الكوفى رحمه الله، حدثنا:الساجى،حدثنا:محمد بن خالد ، حدثنا:مخول بن ابراهيم ، حدثنا:قيس ، عن أبى حصين ، عن عباية:سمعت عليا يقول أنا قسيم النار.

(ابن عدى،الكامل فى ضعفاء الرجال 7/157-160،رقم الترجمة: 1586 قيس بن الربيع أبو محمد الأسدى الكوفى)

عبایہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علیؓ کو فرماتے ہوئے سنا:''میں جہنم کی تقسیم کرنے والا ہوں''۔

(ابن عدى،الكامل فى ضعفاء الرجال 7/157-160،رقم الترجمة: 1586 قيس بن الربيع أبو محمد الأسدى الكوفى).

(۱۱) حدثنا:الساجى،حدثنا:أحمد بن محمد بن الصلت،حدثنا :

قيس سمعت الأعمش،يقول:يأتى سراق القبائل يسألونى عن حديث على أنا قسم النار.

(ابن عدى،الكامل فى ضعفاء الرجال 7/157-160،رقم الترجمة: 1586 قيس بن الربيع أبو محمد الأسدى الكوفى)

اعمش کہتے ہیں: قبائل کے لوگ چورہ چھپے مجھ سے یہ حدیث پوچھنے آتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے فرمایا: ''میں جہنم کی تقسیم کرنے والا ہوں''۔

(ابن عدى،الكامل فى ضعفاء الرجال 7/157-160،رقم الترجمة: 1586 قيس بن الربيع أبو محمد الأسدى الكوفى).

(۱۲) أخبرنا:الساجى،ثنا:محمد بن خالد ،ثنا:مخول بن ابراهيم ، ثنا: قيس،عن أبى حصين،عن عباية:سمعت عليا،يقول:أنا قسيم النار ، فقال مخول:حدثنا: كامل،عن خبيب،عن موسى بن طريف،عن عباية ،عن على مثله.

(ابن عدى،الكامل فى ضعفاء الرجال 8/53-54،رقم الترجمة: 1818 موسى بن طريف زائغ)

عبایہ نے بھی حضرت علیؓ سے اسی کے مثل روایت کی ہے۔

(ابن عدى،الكامل فى ضعفاء الرجال 8/53-54،رقم الترجمة: 1818 موسى بن طريف زائغ).

(۱۳) أخبرنى:محمد بن عبد الله بن اسماعيل،حدثنى:بن أبى شيبة ، قال:كنا عند عبد الله بن داود الحربى،فقال:كنا عند الأعمش فجاءنا يوما وهو مغضب،فقال:ألا تعجبون من موسى بن طريف يحدث،عن عباية ، عن على:أنا قسيم النار.

(ابن عدى،الكامل فى ضعفاء الرجال 8/53-54،رقم الترجمة: 1818 موسى

بن طریف زائغ)

عبداللہ بن داؤد حربی کہتے ہیں: ہم اعمش کے پاس رہتے تھے۔ ایک دن وہ ہمارے پاس غضبناک حالت میں آئے اور کہا: کیا تم لوگوں کو تعجب نہیں ہوتا کہ موسی بن طریف عبایہ کے واسطہ سے حضرت علیؓ کی یہ حدیث روایت کرتے ہیں کہ ''میں جہنم کی تقسیم کرنے والا ہوں''۔

(ابن عدی،الکامل فی ضعفاء الرجال 8/53-54،رقم الترجمة: 1818 موسی بن طریف زائغ).

(۱۴) ثنا:محمد بن الحسین المحاربی،ثنا:عناد بن یعقوب، ثنا:عبد الله بن عبد القدوس،عن الأعمش،عن موسی بن طریف،عن عباية بن ربعی ، قال :قال علی أنا والله الذی لا إله غیره قسیم النار ، هذا لی وهذا لک.

(ابن عدی،الکامل فی ضعفاء الرجال 8/53-54،رقم الترجمة: 1818 موسی بن طریف زائغ)

حضرت علیؓ نے فرمایا: ''اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں کہ میں جہنم کی تقسیم کرنے والا ہوں''۔ میں اس سے کہوں گا) یہ میرے لیے ہے اور یہ تیرے لیے۔

(ابن عدی،الکامل فی ضعفاء الرجال 8/53-54،رقم الترجمة: 1818 موسی بن طریف زائغ)،

(۱۵) وقال فی قول علی :أنا قسیم النار ، یرویه عبد الله بن داود ، عن الأعمش ، عن موسی بن طریف ، أراد أن الناس فریقان ، رفیق معی فهم علی هدی ، وفریق علی فهم علی ضلال کالخوارج ، فأنا قسیم النار ، نصف فی الجنة معی ، ونصف فیها ، وقسیم ، فی معنی مقاسم مثل جلیس وأکیل وشریب.

(ابن قتيبه الدينوری،غريب الحديث،حديث امير المؤمنين علی بن أبی طالب رضی الله عنه 2/150)

اور عبداللہ بن داؤد نے حضرت علیؓ کی قول ''میں جہنم کی تقسیم کرنے والا ہوں'' کی تفسیر میں فرمایا کہ اس سے حضرت علیؓ کی مراد یہ تھی کہ لوگ دو جماعتوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ایک جماعت میرے ساتھ ہوگی ،اور وہ ہدایت پر ہوگی۔اور ایک جماعت میرے خلاف ہوگی،اور وہ گمراہی پر ہوگی، جیسے خوارج۔تو میں جہنم تقسیم کرنے والا ہوں،یعنی نصف میرے ساتھ جنت میں ہوں گے اور نصف جہنم میں۔

(ابن قتيبه الدينوری،غريب الحديث،حديث امير المؤمنين علی بن أبی طالب رضی الله عنه 2/150).

(۱۶) وفی حديث علی:أنا قسيم النار أراد أن الناس فريقان:فريق معی ، فهم علی هدی،وفريق علیّ،فهم علی ضلال،فنصف معی فی الجنة ، ونصف علیّ فی النار،وقسيم:فعيل بمعنی مفاعل، كالجليس والسمير ، قيل:أراد بهم الخوارج.

(ابن الأثير،النهاية فی غريب الحديث والأثر،حرف القاف،باب القاف مع السين،قسم 4/61)

اور حضرت علیؓ کی حدیث میں ہے:میں جہنم کی تقسیم کرنے والا ہوں''۔اس سے حضرت علیؓ کی مراد یہ تھی کہ لوگ دو جماعتوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ایک جماعت میرے ساتھ ہوگی ،اور وہ ہدایت پر ہوگی۔اور ایک جماعت میرے خلاف ہوگی،اور وہ گمراہی پر ہوگی۔تو میں جہنم تقسیم کرنے والا ہوں،یعنی نصف میرے ساتھ جنت میں ہوں گے اور نصف جہنم میں۔کہا گیا ہے کہ اس سے حضرت علیؓ کی مراد خوارج تھے۔

(ابن الأثير،النهاية فی غريب الحديث والأثر،حرف القاف،باب القاف مع السين،قسم 4/61).

(۱۷) هو أمير المؤمنين،ويعسوب الدين،وغرة المهاجرين، وصفوة الهاشميين،وقاتل الكافرين والناكثين والقاسطين والمارقين،والكرار غير الفرار،فصال فقار كل ختار بذى الفقار،صنو جعفر الطيار،قسيم الجنة والنار،مقعص الجيش الجرار،لاطم وجوه اللجين والنضار بيد الاحتقار ، وأبو تراب،مجدل الأتراب معفرين بالتراب،رجل الكتيبة والكتاب والمحراب والحراب والطعان والضراب،والحبر الحساب بلا حساب ،راد المعضلات بالجواب الصواب، هازم الأحزاب،وقاسم الأسلاب.

(الخوارزمی،المناقب1/40)

وہ مومنین کے امیر،دین کے سردار،مہاجرین کے چہرے کا نور،ہاشمیوں میں منتخب ترین،کفار،عہد شکن اور ظالموں اور دین سے خروج کرنے والوں کو قتل کرنے والے، بار بار پلٹ کر حملہ کرنے والے،اور فرار نہ ہونے والے،ہر غدار کی گردن ذوالفقار تلوار سے جدا کرنے والے،جعفر طیار کے حقیقی بھائی،جنت وجہنم کی تقسیم کرنے والے،لشکر جرار کو موت کے گھاٹ اتارنے والے،سونے اور چاندی کو حقارت کے ساتھ پھینکنے والے، ابوتراب،ہم عمروں کو مٹی میں لتھیڑنے والے،مردِ میدان اور محراب ومنبر کی شان،نیزی باز اور تلوار چلانے والے،زبردست عالم اور بہت تیز حساب لگانے والے،بڑے بڑے مشکل مسائل کو صحیح جواب سے حل کرنے والے،فوجوں کو شکست دینے والے اور لوٹا ہوا مال تقسیم کردینے والے۔

(الخوارزمی،المناقب1/40).

(۱۸) وبهذا الاسناد،عن رسول الله ﷺ،قال:يا على إنک قسيم النار،وإنک تقرع باب الجنة فتدخلها بلا حساب.

(الخوارزمی، المناقب1/294،رقم:281)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اے علی! تم جہنم تقسیم کرنے والے ہو۔اور تم جنت کا دروازہ کھٹکھٹا کر اس میں بغیر حساب کے داخل ہو جاؤ گے''۔

(الخوارزمی، المناقب1/294،رقم:281)

(۱۹) حدثنيه:أبو الحسن المصباحي ، حدثنا:أبو القاسم علي بن أحمد بن واصل ، حدثنا:عبد الله بن محمد بن عثمان ، حدثنا:يعقوب بن اسحاق من ولد عباد بن العوام ، حدثنا:يحيى بن عبد الحميد ، عن شريک ، عن الأعمش ، قال:حدثني:أبو المتوكل الناجي ، عن أبي سعيد الخدري ، قال:قال رسول الله ﷺ:اذا كان يوم القيامة ، قال الله تعالى لمحمد وعلي أدخلا الجنة من أحبكما وأدخلا النار من أبغضكما ، فيجلس علي على شفير جهنم ، فيقول لها:هذا لي وهذا لک ، وهو قوله : (أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ (ق: 24)).

(الحاكم الحسكاني،شواهد التنزيل لقواعد التفضيل2/264،رقم:896)

حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالی محمد ﷺ اور علیؓ سے فرمائے گا: تم جنت میں داخل کردو اسے جس نے تم سے محبت کی، اور جہنم میں داخل کردو، اسے جس نے تم سے بغض کیا۔تو علی جہنم کے کنارے بیٹھ کر جہنم سے کہیں گے: یہ میرے لیے ہے، اور یہ تیرے لیے۔یہی مراد ہے اس قول باری: '' أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ '' سے۔(جہنم میں ڈال دو ہر سرکش کافر کو)۔

(الحاكم الحسكاني،شواهد التنزيل لقواعد التفضيل2/264،رقم:896)

(۲۰) أنا قسيم النار، وخازن الجنان،وصاحب الحوض، وصاحب الأعراف،وليس منا أهل البيت امام الا وهو عارف بأهل ولايته، وذلک لقول الله تعالى: إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (الرعد: 7)).

(القندوزی الحنفی،ینابیع المودة لذوی القربی1/90،رقم:38)

میں جہنم تقسیم کرنے والا،جنتوں کا داروغہ،حوض کا نگراں اور اعراف والا ہوں۔اور ہم اہل بیت میں سے جو بھی امام ہوتا ہے،وہ اپنے اہل محبت کو جانتا ہے،اور یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا:''إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ''۔(بے شک آپ آگاہ کرنے والے ہیں،اور ہر قوم کا ایک رہنما ہوتا ہے''۔

(القندوزی الحنفی،ینابیع المودة لذوی القربی1/90،رقم:38)

(٢١) أخرج موفق بن أحمد الخوارزمی المکی:بسنده ،عن نافع ، عن ابن عمر،قال:قال رسول الله ﷺلعلی:إذا کان یوم القیامة یؤتی بک یا علی بسریر من نور وعلی رأسک تاج قد أضاء نوره وکاد یخطف أبصار أهل الموقف،فیأتی النداء من عند الله جل جلاله أین وصی محمد رسول الله ، فتقول:ها أنا ذا ، فینادی المنادی ادخل من أحبک الجنة وأدخل من عاداک فی النار،فأنت قسیم الجنة والنار.

(القندوزی الحنفی،ینابیع المودة لذوی القربی255-1/249، رقم:1)

حضرت ابن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا:''جب قیامت کا دن ہوگا تو اے علی! تمھیں نوعکے تخت پر لایا جائے گا،اور تمھارے سر پر تاج ہوگا،جس کی روشنی بہت تیز ہوگی،حتی کہ حشر میں کھڑے لوگوں کی نگاہیں خیرہ ہوجائیں گی۔تو اللہ کی جانب سے نداء آئے گی:محمد رسول اللہ کا وصی کہاں ہے؟تو تم کہوگے:میں یہاں ہوں۔ایک منادی اعلان کرے گا کہ جس نے تم سے محبت کی،اسے جنت میں داخل کردو،اور جس نے تم سے دشمنی کی،اسے جہنم میں ڈال دو،تو تم جنت اور جہنم تقسیم کرنے والے ہو''۔

(القندوزی الحنفی،ینابیع المودة لذوی القربی255-1/249، رقم:1)

(٢٢) أخرج ابن المغازلی الشافعی:بسنده ، عن ابن مسعود ،

قال: قال رسول اللهﷺ يا علی إنک قسيم الجنة والنار، أنت تقرع باب الجنة وتدخلها أحباء ک بغير حساب.

(القندوزی الحنفی، ينابيع المودة لذوی القربی 255-1/249، رقم:2)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: اے علی! تم جنت اور جہنم تقسیم کرنے والے ہو، تم جنت کا دروازہ کھٹکھٹاؤ گے اور اپنے محبین کو بلاحساب جنت میں داخل کرو گے"۔

(القندوزی الحنفی، ينابيع المودة لذوی القربی 255-1/249، رقم:2)

(۲۳) وفی جواهر العقدين: وقد أخرج الدارقطنی، عن أبی الطفيل عامر بن واثلة الكنانی: إن عليا، قال: حديثا طويلا فی الشوری، وفيه أنه قال لأهل الشوری: فأنشدكم بالله هل فيكم أحد، قال له رسول الله ﷺ: أنت قسيم النار والجنة غيری، قالوا: اللهم لا.

(القندوزی الحنفی، ينابيع المودة لذوی القربی 255-1/249، رقم:3)

ابوالطفیل کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ نے شوری کے سلسلے میں طویل کلام کیا۔ اس میں یہ بھی تھا کہ آپ نے اہل شوری سے فرمایا: میں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم میں سے میرے علاوہ کوئی ہے جس سے رسول اللہ نے فرمایا ہو کہ تم جنت اور جہنم کی تقسیم کرنے والے ہو۔ ان لوگوں نے کہا: اللہ کی قسم! نہیں۔

(القندوزی الحنفی، ينابيع المودة لذوی القربی 255-1/249، رقم:3)

(۲۴) وفی التفسير المنسوب إلى الأئمة من أهل البيت، أن النبی ﷺ، قال: يا علی: أنت قسيم الجنة النار تقول للنار هذا لی وهذا لک.

(القندوزی الحنفی، ينابيع المودة لذوی القربی 255-1/249، رقم:5)

ائمہ اہل بیت کی طرف منسوب تفسیر میں ہے کہ نبیﷺ نے فرمایا "اے علی! تم جنت اور جہنم تقسیم کرنے والے ہو۔ تم جہنم سے کہو گے: یہ میرے لیے ہے، اور یہ تیرے لیے۔

(القندوزی الحنفی،ینابیع المودة لذوی القربی255-1/249، رقم:5)

(۲۵) وعن أبی بصیر ،عن الباقر ،عن أبیه،عن جده،عن أمیر المؤمنین علی علیه السلام ،قال:قال رسول الله ﷺ: کیف بک یا علی إذا وقفت علی شفیر جهنم وقد مد الصراط ، وقلت للناس:جوزوا ، وقلت لجهنم :هذا لی وهذا لک.

(القندوزی الحنفی،ینابیع المودة لذوی القربی255-1/249،رقم:6)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:اے علی! تمھیں کیسا لگے گا جب تم جہنم کے کنارے بیٹھ کر، جب کہ پل صراط لگایا جا چکا ہوگا،لوگوں سے کہو گے: پار ہو جاؤ۔اور جہنم سے کہو گے: یہ میرے لیے ہے،اور یہ تیرے لیے۔

(القندوزی الحنفی، ینابیع المودة لذوی القربی255-1/249،رقم:6)

(۲۶) وفی المناقب،عن محمد بن حمران،عن جعفر الصادق فی تفسیر: أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ (ق: 24) قال:إذا کان یوم القیامة وقف محمد ﷺ وعلی علیه السلام علی الصراط وینادی مناد :یا محمد یا علی ألقیا فی جهنم کل کفار بنبوتک یا محمد ، وعنید بولایتک یا علی.

(القندوزی الحنفی،ینابیع المودة لذوی القربی255-1/249،رقم:7)

"أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ" کی تفسیر میں حضرت جعفر صادقؒ سے مروی ہے کہ انھوں نے فرمایا:جب قیامت کا دن ہوگا تو محمد ﷺ اور علی پل صراط پر کھڑے ہوں گے،اور ایک منادی نداء لگائے گا:اے محمد! اور اے علی! تم دونوں جہنم میں ڈال دو ہر اس کافر کو جس نے اے محمد تمھاری نبوت کا انکار کیا،اور ہر اس سرکش کو جس نے اے علی تمھاری دوستی کا انکار کیا۔

(القندوزی الحنفی،ینابیع المودة لذوی القربی255-1/249،رقم:7)

(۲۷) وعن جعفر الصادق،عن آبائه،عن علی علیه السلام،عن

النبی ﷺ،قال:إذا جمع الناس فی صعید واحد کنت أنا وأنت یا علی یومئذ عن یمین العرش،ثم یقول ربنا لی ولک،ألقیا فی جنهم من ابغضکما و کذبکما،أیضا روی،عن أبی سعید الخدری نحوه.

(القندوزی الحنفی،ینابیع المودة لذوی القربی255-1/249،رقم:8)

حضرت جعفر صادق کی سند سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:جب لوگ ایک میدان میں جمع ہو گے،تو میں اور اے علی!تم عرش کی دائیں جانب ہوں گے۔پھر ہمارا رب مجھ سے اور تم سے کہے گا:تم دونوں جہنم میں ڈال دو اسے جس نے تم سے بغض کیا اور تمھیں جھٹلایا۔اسی طرح کی روایت حضرت ابوسعید خدریؓ سے بھی مروی ہے۔

(القندوزی الحنفی،ینابیع المودة لذوی القربی255-1/249،رقم:8)

(٢٨) وأخرج صاحب الأربعین،عن إسحاق بن محمد النخعی:إن بعض الفقهاء من أهل الکوفة جاء وا عند الأعمش فی مرضه،وقالوا له :إنک کنت تحدث فضائل علی فلا تحدثها من بعد،قال الأعمش :أسندونی فأسندوه،فقال:حدثنی:أبو المتوکل الناجی،عن أبی سعید الخدری،قال:قال رسول ﷺ إذا کان یوم القیامة،قال الله تعالی لي ولعلی بن أبی طالب:أدخلا النار من أبغضکما وأدخلا الجنة من أحبکما ، وذلک قوله تعالی:(أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ (ق: 24) أی کفار بنبوتی وعنید عن اطاعة علی.

(القندوزی الحنفی،ینابیع المودة لذوی القربی255-1/249،رقم:9)

اسحاق نخعی کہتے ہیں کہ کوفہ کے بعض فقہاء امام اعمش کے پاس آئے،اس وقت وہ مرض میں مبتلا تھے،اوران سے کہا:تم ہم سے حضرت علیؓ کے فضائل کی حدیثیں بیان کرتے تھے۔آج کے بعد نہ کرنا۔اعمش نے کہا:مجھے ٹیک لگا کر بٹھادو،لوگوں نے انھیں ٹیک لگادی،توانھوں نے فرمایا:مجھ سے ابوالمتوکل ناجی نے حضرت ابوسعید خدریؓ کے

واسطے سے یہ روایت بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالی مجھ سے اور علی سے کہے گا: تم دونوں جہنم میں ڈال دو اسے جس نے تم سے بغض کیا، اور جنت میں داخل کردو، اسے جس نے تم سے محبت کی۔ یہی مراد ہے اس آیت ''أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ'' سے۔ (یعنی محمد ﷺ کی نبوت کا انکار کرنے والا، اور علی کی اطاعت سے سرکشی کرنے والا)۔

(القندوزی الحنفی، ینابیع المودة لذوی القربی 255-1/249، رقم:9).

(۲۹) وفی المناقب، عن أبی الطفیل عامر بن واثلة، وهو آخر من مات من الصحابة بالاتفاق، عن علی رضی الله عنه، قال: قال رسول الله ﷺ یا علی أنت وصیی حربک حربی وسلمک سلمی وأنت الامام وأبو الأئمة الاحدی عشر، الذین هم المطهرون المعصومون، ومنهم المهدی الذی یملأ الأرض قسطا وعدلا، فویل لمبغضیهم، یا علی لو أن رجلا أحبک وأولادک فی الله لحشره الله معک ومع أولادک، وأنتم معی فی الدرجات العلی، وأنت قسیم الجنة والنار، تدخل محبیک الجنة ومبغضیک النار.

(القندوزی الحنفی، ینابیع المودة لذوی القربی 255-1/249، رقم:10)

حضرت ابو طفیل نے، جو صحابہ میں بالاتفاق سب سے آخر میں وفات پانے والے ہیں، حضرت علیؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! تم میرے وصی ہو۔ جس سے تمھاری جنگ ہے، اس سے میری جنگ ہے، اور جس سے تمھاری صلح ہے، اس سے میری صلح ہے۔ تم امام ہو اور گیارہ اماموں کے باپ ہو، جب پاک ہوں گے، اور ان میں ایک مہدی ہوں گے جو زمین کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔ ان سے بغض رکھنے والے کے لیے ہلاکت ہو۔ اے علی! اگر کوئی شخص تم سے اور تمھاری اولاد سے اللہ کے لیے محبت کرے گا، تو اللہ تعالی اسے تمھارے اور تمھاری اولاد کے ساتھ اٹھائے

گا،اورتم اعلی درجات میں ہوگے۔اورتم جنت اور جہنم تقسیم کرنے والے ہو۔تم اپنے محبین کو جنت میں،اور مبغضین کو جہنم میں داخل کروگے۔

(القندوزی الحنفی،ینابیع المودة لذوی القربی 1/249-255،رقم:10).

(۳۰) وفی عیون الأخبار،عن أبی الصلت الهروی،قال:قال المأمون یوما لعلی الرضا بن موسی الکاظم علیه السلام:یا أبا الحسن أخبرنی،عن جدک أمیر المؤمنین علی علیه السلام بأی وجه هو قسیم الجنة والنار وبأی معنی فقد کثر فکری فی ذلک،فقال له الرضا علیه السلام:ألم ترو ، عن آبائک،عن عبد الله بن عباس،أنه قال:سمعت رسول الله ﷺ، یقول:حب علی إیمان وبغضه کفر ، فقال:بلی،فقال الرضا: لما کانت الجنة للمؤمن والنار للکافر فقسمة الجنة والنار إذا کان علی حبه وبغضه فهو قسیم الجنة والنار.

(القندوزی الحنفی،ینابیع المودة لذوی القربی 1/249-255،رقم:11)

مامون نے ایک دن حضرت علی رضاؒ سے کہا:اے ابوالحسن! مجھے اپنے دادا حضرت علیؓ کے بارے میں بتاؤ کہ وہ کس اعتبار سے جنت اور جہنم تقسیم کرنے والے ہیں اور اس کا کیا مطلب ہے؟ اس بارے میں میری طلب بڑھ گئی ہے۔حضرت علی رضا نے اس سے کہا: کیا تم نے حضرت ابن عباسؓ کی یہ روایت نہیں بیان کی ہے کہ وہ کہتے ہیں: میں نے حضور ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:علی کی محبت ایمان ہے اور ان کا بغض کفر ہے۔اس نے کہا: کیوں نہیں۔تو علی رضا نے فرمایا: چونکہ جنت مومن کے لیے ہے،اور جہنم کافر کے لیے۔اور جب جنت اور جہنم کی تقسیم ،حضرت علیؓ کی محبت اور بغض پر مبنی ہے تو وہ جنت اور جہنم تقسیم کرنے والے ہوئے۔

(القندوزی الحنفی،ینابیع المودة لذوی القربی 1/249-255،رقم:11)

(۳۱) قال رسول الله ﷺ:یا علی:أنت قسیم الجنة والنار یوم

القيامة ، تقول للنار :هذا لی وهذا لک.

(القندوزی الحنفی،ینابیع المودة لذوی القربی255-1/249،رقم:6)

حضور ﷺ نے فرمایا:''اے علی! تم قیامت کے دن جنت اور جہنم تقسیم کرنے والے ہو۔تم جہنم سے کہو گے: یہ میرے لیے ہے،اور یہ تیرے لیے۔

(القندوزی الحنفی،ینابیع المودة لذوی القربی255-1/249،رقم:6)

(۳۲) وفی الشفاء،فی باب المعجزات، فیما اطلع علیه من الغیوب :إن علیا قسیم الجنة والنار یدخل أولیاء ه الجنة وأعداء ه النار، ومما ینسب إلی الإمام الشافعی رحمه الله:علی حبه جنة * قسیم النار والجنة.

(القندوزی الحنفی،ینابیع المودة لذوی القربی255-1/249، رقم:12)

بے شک حضرت علیؓ جنت اور جہنم تقسیم کرنے والے ہیں۔وہ اپنے محبین کو جنت میں داخل کریں گے اور اپنے دشمنوں کو جہنم میں۔حضرت امام شافعی کی طرف یہ شعر منسوب ہے کہ:علی کی محبت جنت کا سبب ہے اور وہ جہنم اور جنت کی تقسیم کرنے والے ہیں۔

(القندوزی الحنفی،ینابیع المودة لذوی القربی255-1/249، رقم:12).

(۳۳) أخرج موفق بن أحمد:عن الحسن البصری،عن ابن مسعود ، قال:قال رسول الله ﷺ إذا کان یوم القیامة یقعد علی بن أبی طالب علی الفردوس وهو جبل قد علا علی الجنة وفوقه عرش رب العالمین ومن سفحه یتفجر أنهار الجنة ویتفرق فی الجنان،وعلی جالس علی کرسی من نور یجری بین یدیه التسنیم لا یجوز أحد الصراط الا ومعه سند بولایة علی وولایة أهل بیته (یشرف علی الجنة) فیدخل محبیه الجنة ومبغضیه النار.

(القندوزی الحنفی،ینابیع المودة لذوی القربی 255-1/249، رقم:13)

حضرت ابن مسعودؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو علی فردوس پر بیٹھیں گے۔ فردوس ایک پہاڑ ہے جو جنت کی بلندی پر ہوگا۔ اس کے اوپر رب العلمین کا عرش ہوگا۔ اور اس کے نیچے جنت کی نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ اور وہ جنت میں بکھرا ہوا اور پھیلا ہوا ہوگا۔ علیؓ نور کی ایک کرسی پر ہوں گے۔ اور ان کے سامنے سے تسنیم کا چشمہ بہہ رہا ہوگا کوئی بھی پل صراط کو پار نہیں کرے گا، مگر اس کے پاس علی اور ان کے اہل بیت کی محبت کا سرٹیفکیٹ ہوگا۔ وہ جنت میں جھانک رہے ہوں گے اور اپنے محبین کو جنت میں اور مبغضین کو جہنم میں داخل کریں گے۔

(القندوزی الحنفی، ینابیع المودة لذوی القربی 1/249-255، رقم:13).

(۳۴) وفی المناقب، عن مقاتل بن سلیمان، عن جعفر الصادق، عن آبائه، عن علی بن أبی طالب رضی الله عنه، قال: قال رسول الله ﷺ یا علی أنت منی بمنزلة شیث من آدم، وبمنزلة سام من نوح، وبمنزلة إسحاق من إبراهیم، کما قال تعالی: (وَوَصَّى بِهَا إِبْرَاهِيمُ بَنِيهِ وَيَعْقُوب (البقرة: 132)) وبمنزلة هارون من موسی، وبمنزلة شمعون من عیسی، وأنت وصیی ووارثی، أنت أقدمهم سلما، وأکثرهم علما، وأوفرهم حلما، وأشجعهم قلبا، وأسخاهم کفار، وأنت امام أمتی، وقسیم الجنة والنار، بمحبتک یعرب الأبرار من الفجار ویمیز بین المؤمنین والمنافقین والکفار.

(القندوزی الحنفی، ینابیع المودة لذوی القربی 1/249-255، رقم:14)

حضرت علیؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے علی! تمھیں میرے نزدیک وہی مرتبہ حاصل ہے جو حضرت آدم کے نزدیک حضرت شیث کو، حضرت نوح کے نزدیک، حجرت سام کو، اور حضرت ابراہیم کے نزدیک حضرت اسحاق کو حاصل تھا، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ''اور ابراہیم نے اسی کی وصیت کی اپنے بیٹوں کو، اور یعقوب نے بھی''۔ اور

جو مرتبہ حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ کے نزدیک اور حضرت شمعون کو حضرت عیسیٰ کے نزدیک حاصل تھا۔ (علیہم السلام)۔تم میرے وصی اور وارث ہو۔تم ان میں سب سے پہلے اسلام لانے والے، سب سے زیادہ علم والے، سب سے زیادہ بردبار، سب سے زیادہ بہادر دل والے، اور سب سے زیادہ سخی ہو۔اور تم میری امت میں امام ہو، اور جنت وجہنم کی تقسیم کرنے والے ہو۔تمھاری محبت کی وجہ سے نیکوں کو فاجروں سے الگ کیا جائے گا، اور اسی سے مومنین اور منافقین وکفار میں امتیاز ہوگا۔

(القندوزی الحنفی، ینابیع المودة لذوی القربی 1/249-255، رقم:14).

(۳۵) عن عباية بن ربعی، قال: سمعت عليا ، يقول: أنا قسيم النار والجنة، أقول للنار هذا لی وهذا لک.

(القندوزی الحنفی، ینابیع المودة لذوی القربی، الجزء: 2/3، ص: 27,403,404,455)

حضرت علیؓ نے فرمایا: ''میں جہنم اور جنت کی تقسیم کرنے والا ہوں۔میں جہنم سے کہوں گا: یہ میرے لیے ہے، اور یہ تیرے لیے۔

(القندوزی الحنفی، ینابیع المودة لذوی القربی، الجزء: 2/3، ص: 27,403,404,455).

(۳۶) وأخرج الدارقطنی: إن عليا، قال: للستة الذين جعل عمر بن الخطاب الأمر شوری بينهم كلاما طويلا ، من جملته: أنشدكم بالله: هل فيكم أحد، قال له رسول الله ﷺ: يا علی أنت قسيم النار والجنة يوم القيامة غيری، قالوا: اللهم لا.

(القندوزی الحنفی، ینابیع المودة لذوی القربی، الجزء: 2/3، ص: 27,403,404,455، رقم:56)

حضرت علیؓ نے ان چھ لوگوں سے طویل کلام فرمایا جنھیں حضرت عمرؓ نے امرِ خلافت

کا ذمہ دار بنایا تھا۔اس کلام میں آپ نے یہ بھی فرمایا:'' میں تمھیں اللہ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم میں کوئی ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے میرے علاوہ یہ کہا ہو کہ ''اے علی! تم جنت اور جہنم تقسیم کرنے والے ہو''۔ان لوگوں نے کہا: نہیں۔

(القندوزی الحنفی،ینابیع المودۃ لذوی القربی، الجزء: 2/3، ص: 27,403,404,455،رقم:56)

(۳۷) ومعناه ما رواه عنترة،عن علی الرضا:إنه ﷺ، قال:یا علی : أنت قسیم الجنة والنار،فیوم القیامة تقول للنار:هذا لی وهذا لک.

(القندوزی الحنفی،ینابیع المودۃ لذوی القربی، الجزء : 2/3، ص:27,403,404,455،رقم:57)

حضرت علی رضاؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے علی! تم جنت اور جہنم کی تقسیم کرنے والے ہو۔تم قیامت کے دن جہنم سے کہو گے: یہ میرے لیے ہے اور یہ تیرے لیے۔

(القندوزی الحنفی،ینابیع المودۃ لذوی القربی، الجزء : 2/3، ص:27,403,404,455،رقم:57).

(۳۸) وروی ابن السماک:إن أبا بکر ، قال لعلی رضی الله عنه : سمعت رسول الله ﷺ، یقول:لا یجوز أحد علی الصراط الا من کتب له علی الجواز.

(القندوزی الحنفی،ینابیع المودۃ لذوی القربی، الجزء : 2/3، ص:27,403,404,455،رقم:58)

حضرت ابوبکرؓ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:''پل صراط کو وہی پار کرے گا، جس کے لیے علی اجازت نامہ لکھ کر دیں گے''۔

(القندوزی الحنفی،ینابیع المودۃ لذوی القربی، الجزء : 2/3، ص: 27,403,404,455،رقم:58).

(٣٩) وفی غرر الحکم:إن لـ (لا إله الا الله شروطا)،وإنی وذریتی من شروطها،أنا قسیم النار وخازن الجنان،وصاحب الحوض،وصاحب الأعراف،ولیس منا أهل البیت امام الا وهو عارف بأهل ولایته،وذلک لقول الله تعالی:(إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ (الرعد: 7)) وأنا یعسوب المؤمنین،والمال یعسوب الفجار،من أطاع امامه فقد أطاع ربه ، انتهی غرر الحکم.

(القندوزی الحنفی،ینابیع المودۃ لذوی القربی،الجزء: 2/3،ص:27,403,404,455،رقم:15)

لاإلہ إلااللہ کی کچھ شرطیں ہیں۔ میں اور میری ذریت اس کی شرطوں میں سے ہے۔میں جہنم تقسیم کرنے والا،جنتوں کا داروغہ،حوض کانگراں اوراعراف والا ہوں۔اورہم اہل بیت میں سے جوبھی امام ہوتا ہے،وہ اپنے اہل محبت کوجانتا ہے،اور یہ اس وجہ سے ہے کہ اللہ تعالی نے فرمایا:''إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرٌ وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ ''۔(بے شک آپ آگاہ کرنے والے ہیں،اور ہرقوم کاایک رہنما ہوتا ہے''۔اور میں مومنین کا سردار ہوں،اور مال فاجروں کا سردار ہے۔جس نے اپنے امام کی اطاعت کی،اس نے اپنے رب کی اطاعت کی۔

(القندوزی الحنفی،ینابیع المودۃ لذوی القربی، الجزء: 2/3، ص: 27,403,404,455،رقم:15).

(٤٠) وروی أیضا:عن الأعمش،عن موسی بن طریف،عن عبایة، قال: سمعت علیاعلیه السلام وهو یقول:أنا قسیم النار ، هذا لی وهذا لک.

(ابن أبی الحدید،شرح نهج البلاغة2/260)

حضرت علیؑ نے فرمایا: میں جہنم تقسیم کرنے والا ہوں کہ یہ میرے لیے ہے اور یہ

تیرے لیے۔

(ابن أبی الحدید،شرح نهج البلاغة2/260)

(۴۱) فقد جاء فی حقه الخبر الشائع المستفیض:إنه قسیم النار والجنة،وذکر أبو عبید الهروی فی الجمع بین الغریبین،أن قوما من أئمة العربیة فسروه،فقالوا:لأنه لما کان محبه من أهل الجنة،ومبغضه من أهل النار، کأنه بهذا الاعتبار قسیم النار والجنة ،قال أبو عبید:وقال غیر هؤلاء بل هو قسیمها بنفسه فی الحقیقة ، یدخل قوما إلی الجنة ، وقوما إلی النار ، وهذا الذی ذکره أبو عبید أخیرا هو ما یطابق الأخبار الواردة فیه ، یقول للنار:هذا لی فدعیه ، وهذا لک فخذیه.

(ابن أبی الحدید،شرح نهج البلاغة9/165)

حضرت علیؓ کے حق میں یہ مشہور روایت آئی ہے کہ وہ جہنم اور جنت تقسیم کرنے والے ہیں۔ابوعبید ہروی نے ''الجمع بین الغریبین'' میں ذکر کیا ہے کہ کچھ ائمہ نے اس کی تفسیر اس طرح کی ہے کہ چونکہ حضرت علیؓ سے محبت کرنے والا اہل جنت میں سے ہے اور بغض کرنے والا اہل جہنم میں سے۔تو گویا اس اعتبار سے وہ جنت اور جہنم تقسیم کرنے والے ہیں۔ابوعبید کہتے ہیں:اور کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ بلکہ وہ فی الحقیقت جنت اور جہنم تقسیم کرنے والے ہیں،وہ کچھ لوگوں کو جنت میں داخل کریں گے اور کچھ کو جہنم میں ڈالیں گے۔ابوعبید نے یہ جو دوسرا قول ذکر کیا ہے،یہ ان روایات کے مطابق ہے جو حضرت علیؓ کے سلسلے میں وارد ہوئی ہیں۔حضرت علیؓ جہنم سے کہیں گے:یہ میرے لیے ہے،اس لیے تو اسے چھوڑ دے،اور یہ تیرے لیے ہے،اسے تو لے لے۔

(ابن أبی الحدید،شرح نهج البلاغة9/165)

(۴۲) ومنها قوله علیه السلام:أنا قسیم النار،قال ابن قتیبه:أراد إن الناس فریقان:فریق معی فهم علی هدی،وفریق علی فهم علی ضلالة ،

كالخوارج ولم يجسر ابن قتيبه أن يقول و كأهل الشام يتورع يزعم،ثم إن الله أنطقه بما تورع عن ذكره،فقال:متمما للكلام بقوله:فأنا قسيم النار ، نصف فى الجنة معى،ونصف فى النار،قال:وقسيم فى معنى مقاسم،مثل جليس وأكيل وشريب،قلت:قد ذكر أبو عبيد الهروى هذه الكلمة فى الجمع بين الغريبين،قال:وقال قوم إنه لم يرد ما ذكره،وإنما أراد هو قسيم النار والجنة يوم القيامة حقيقة ، يقسم الأمة،فيقول:هذا للجنة ،وهذا للنار.

(ابن أبى الحديد،شرح نهج البلاغة19/139)

حضرت علیؓ نے فرمایا: میں جہنم تقسیم کرنے والا ہوں۔ابن قتیبہ فرماتے ہیں:اس سے ان کی مراد یہ ہے کہ لوگوں کی دو جماعتیں ہیں:ایک جماعت میرے ساتھ ہے جو ہدایت پر ہے،اور دوسری میرے خلاف ہے، جو گمراہی پر ہے، جیسے خوارج۔ابن قتیبہ نے یہ کہنے کی جرأت نہیں کی: جیسے اہل شام۔انھوں نے تورع سے کام لیا۔پھر اللہ تعالی نے ان سے وہ کہلوادیا جو انھوں نے کہنے سے گریز کیا تھا۔تو انھوں نے اپنی بات مکمل کرتے ہوئے کہا کہ ''میں جہنم تقسیم کرنے والا ہوں'' یعنی نصف میرے ساتھ جنت میں ہوں گے اور نصف جہنم میں۔میں کہتا ہوں: ابوعبید ہروی نے یہ بات 'الجمع بین الغریبین' میں کہی ہے،انھوں نے کہا ہے: کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ بات جو ذکر کی گئی ہے، وہ وارد نہیں ہوئی ہے۔بلکہ ان کی مراد یہ تھی کہ وہ حقیقت میں قیامت کے دن جنت اور جہنم تقسیم کریں گے۔وہ امت کو تقسیم کرکے کہیں گے کہ یہ جنت کے لیے ہے اور یہ جہنم کے لیے۔

(ابن أبى الحديد،شرح نهج البلاغة19/139)

(۴۳) أبو حاتم الرازى: حدثنا محمد بن عبدالله بن المثنى،قال: حدثنى حميد الطويل،عن أنس عن النبى ﷺ: ينادى يوم القيامة لعلى بن أبى طالب أربعة مناد ويسمونه بأربعة أسماء:ياعلى بن أبى طالب!جعلت الميزان بيدك فرجح ميزان من شئت،واخفض ميزان من

شئت،وينادى:يا أسد الله!جعل حوض محمد بيدك،فاسق من شئت واحبس من شئت،وياسيف الله على أعدائه!اذهب إلى الصراط فاحبس عليهامن شئت،وجوّز منها من شئت،وياولى الله! اذهب إلى باب الجنة فأدخل من شئت الجنة واصرف منها من شئت، فإنه لايدخلها إلا من أحبك بقلبه.

(عنه بإسناده إليه فى زين الفتى: ۲/ ۴۰۴، ۵۲۷).

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن علی بن ابی طالب کو چار منادی پکاریں گے اور چار ناموں سے پکاریں گے۔اے علی بن ابی طالب! میں نے میزان تمھارے ہاتھ میں دے دی ہے،تم جس کا پلڑا چاہو، جھکادو،اور جس کا چاہو، گرادو۔اور دوسرا پکارے گا: اے اللہ کے شیر! میں نے محمد کا حوض تمھارے ہاتھ میں دے دیاہے،جسکو چاہو،اس کا پانی پلاؤ،اور جس کو چاہو،روک دو۔اور دشمنوں کے لیے اللہ کی تلوار! پل صراط کی طرف جاؤ،اور جسے چاہو،اس پر روک لو،اور جسے چاہو، پار کرادو۔ اوراے اللہ کے ولی! جنت کے دروازے پر جاؤ،اور جسے چاہو، جنت میں داخل کردو اور جسے چاہو، نکال دو۔بے شک جنت میں وہی داخل ہوگا،جس نے اپنے دل سے تم سے محبت کی۔

(عنه بإسناده إليه فى زين الفتى: ۲/ ۴۰۴، ۵۲۷).

(۴۴) معتمر بن سليمان عن أبى ،عن هشام بن عروة عن أبيه قال: حدثنا أنس بن مالك قال: بعثنى رسول الله ﷺ إلى أبى برزة الأسلمى فقال له:وأناأسمعه: ياأبابرزة! على بن أبى طالب معى غداً فى القيامة على حوى،وصاحب لوائى،ومعى غداً على مفاتيح خزائن جنة ربى.

(عنه الخطيب فى تاريخ بغداد: ۱۴/ ۱۰۲،وابن عدى فى الكامل: ۷/ ۱۴۱،وأبونعيم فى الحلية: ۱/ ۶۶).

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مجھے ابو برزہ اسلمی کے پاس بھیجا، اور ان سے فرمایا، اور میں اپنے کانوں سے سن رہا تھا کہ: اے ابو برزہ! علی بن ابی طالب قیامت کے دن میرے ساتھ میرے حوض پر ہوگا، اور میرا جھنڈا بردار ہوگا، اور وہ کل میرے ساتھ میرے رب کی جنت کے خزانوں کا نگراں ہوگا۔

(عنه الخطيب في تاريخ بغداد: ۱۴/ ۱۰۲، وابن عدی فی الکامل: ۷/ ۱۴۱، وأبونعيم فی الحلية: ۱/ ۶۶).

(۴۵) أبوبكر الشافعي: حدثنا محمد بن عمر القبلي، قال: حدثنا محمد بن هاشم الثقفي، حدثنا عبدالله بن موسى: حدثنا الأعمش عن إبراهيم التيمي عن أبيه عن أبي ذر قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: عليٌ قسيم النار، يدخل اوليا ء ه الجنة وأعداء ه النار.

(عن الدارقطني في العلل ۶/ ۲۷۳).

حضرت ابوذر سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: علی جہنم تقسیم کرنے والے ہیں۔ وہ اپنے محبین کو جنت میں اور دشمنوں کو جہنم میں داخل کریں گے۔

(عن الدارقطني في العلل ۶/ ۲۷۳).

(۴۶) الحماني: حدثنا شريک بن عبدالله قال: كنا عندالاعمش في مرضه الذي مات فيه، فدخل عليه أبو حنيفة وابن أبي ليلى وابن شبرمة، فالتفت أبو حنيفة إليه فقال له: يا أبامحمد! اتق الله فإنک في أول يوم من أيام الآخرة وآخر يوم من أيام الدنيا، وقد كنت تحدث في علي بن أبي طالب بأحاديث لو أمسكت عنها كان خيراً لک.

قال: فقال الأعمش: لمثلي يقال هذا؟ أسندوني، أسندوني، حدثني أبوالمتوكل الناجي عن أبي سعيد الخدري رضي الله عنه قال، قال رسول الله ﷺ:

إذا كان يوم القيامة قال الله لي ولعلي بن أبي طالب: أدخلا الجنة من أحبكما وأدخلا النار من أبغضكما، وذلك قوله تعالى: "ألقيا فيه جهنم كل كفار عنيد".

قال: فقال أبو حنيفة: قوموا، لايجئ بأظهر من هذا، لايجئ بأطم من هذا.

قال: فوالله ماجزنا الباب حتى مات الأعمش.

(عنه ابن الجوزي بإسناده إليه في الموضوعات: ۱/ ۴۰۰).

شریک بن عبداللہ کہتے ہیں: ہم امام اعمش کے مرض وفات میں ان کے پاس تھے۔ امام ابوحنیفہ، ابن ابی لیلی اور ابن شبرمہ ان کے پاس آئے۔ امام ابوحنیفہؒ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے ابومحمد! اللہ کا تقوی اختیار کرو۔ بے شک یہ آخرت کا پہلا دن ہے، اور دنیاوی زندگی کا آخری دن ہے۔ آپ حضرت علیؓ کے بارے میں ایسی غلط روایات بیان کرتے تھے کہ اگر انھیں بیان نہ کرتے تو آپ کے لیے بہتر ہوتا۔

امام اعمش نے کہا: یہ بات میرے جیسے شخص کے لیے کہی جارہی ہے۔ مجھے ٹیک لگا کر بٹھاؤ۔ مجھے ابوالمتوکل ناجی نے حضرت ابوسعید خدریؓ سے روایت بیان کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالی مجھ سے اور علی سے فرمائے گا کہ تم دونوں جنت میں داخل کرو، اسے جس نے تم سے محبت کی، اور جہنم میں ڈال دو اسے جس نے تم سے بغض کیا۔ یہی مراد ہی اس قول باری سے۔

راوی کہتے ہیں کہ امام ابوحنیفہ نے کہا: چلو، اٹھ چلو۔ یہ اس سے زیادہ سخت روایت بیان نہیں کرسکتے۔ راوی کہتے ہیں کہ ابھی ہم نے دروازہ بھی پار نہیں کیا تھا کہ اعمش کی وفات ہوگئی۔ (ابن جوزی نے الموضوعات ۱/۴۰۰) میں روایت کیا ہے)۔

(عنه ابن الجوزي بإسناده إليه في الموضوعات: ۱/ ۴۰۰).

(۴۷) الحمّوي: بسنده إلى أبي سعيد الخدريؓ قال، قال رسول الله ﷺ في حديث طويل في معنى الوسيلة إلى أن قال:

فبينما أنا كذلک إذ ملکان قد أقبلا عليّ،أما أحدهما فرضوان خازن الجنة،وأماالآخر فمالکٌ خازن النار،فيدنو رضوان فيقول: السلام عليک يا أحمد،فأقول:السلام عليک يا ملک،من أنت؟ فما أحسن وجهک وأطيب ريحک! فيقول:أنا رضوان خازن الجنة وهذه مفاتيح الجنة بعث بها إليک رب العزة،فخذها أاأحمد،فأقول: قبلت ذلک من ربی،فله الحمد علی مافضلنی به،أدفعها إلی أخی علی بن أبی طالب.

ثم يرجع رضوان فيدنو مالک فيقول: السلام عليک ياأحمد! فأقول: السلام عليک أيهاالملک! من أنت؟ ما أقبح وجهک وأنکر رؤيتک! فيقول: أنا مالک خازن النار،وهذه مقاليد النار بعث بها إليک رب العزة فخذها ياأحمد! فأقول: قد قبلت ذلک من ربی،فله الحمد علی مافضلنی به،أدفعها إلی أخی علی بن أبی طالب.

ثم يرجع مالک فيقبل علی ومعه مفاتيح الجنة ومقاليد النار حتی يقف علی عجرة جهنم،وقد تطاير شرارها وعلازفيرها واشتد حرها وعلی آخذ بزمامها فتقول له جهنم:جزنی يا علی! فقد أطفأ نورک لهبی،فيقول لها علی:قری يا جهنم! خذی هذا واترکی هذا،خذی هذا عدوی واترکی هذا وليی.

(فرائد السمطين: ۱/۱۰۶-۱۰۸).

ابھی میں اسی طرح ہوں گا کہ دوفرشتے میرے پاس آئیں گے،ان میں ایک جنت کا داروغہ رضوان اور دوسرا جہنم کا داروغہ مالک ہوگا،رضوان قریب ہوکر کہے گا: اے احمد ﷺ! آپ کوسلام ہو، میں کہوں گا:تم پر سلام ہو، اے فرشتے تم کون ہو؟ کتنے خوب صورت اور خوشبودار ہو؟ وہ کہے گا: میں جنت کا داروغہ رضوان ہوں، یہ جنت کی کنجیاں ہیں جنھیں رب العزت نے آپ کے پاس بھیجا ہے، اے احمد ﷺ! آپ انھیں لے لیجیے، میں

کہوں گا: میں اسے اپنے رب کی طرف سے قبول کرتا ہوں، اس کی تعریف ہے کہ اس نے مجھ پر یہ فضل فرمایا، پھر میں وہ کنجیاں اپنے بھائی علی کے سپرد کردوں گا۔

پھر رضوان چلا جائے گا تو مالک قریب ہوکر کہے گا: اے احمد ﷺ! آپ کو سلام ہو، میں کہوں گا: تم پر سلام ہو، اے فرشتے تم کون ہو؟ کتنے بدصورت اور خطرناک ہو؟ وہ کہے گا: میں جہنم کا داروغہ مالک ہوں، یہ جہنم کی کنجیاں ہیں جنھیں رب العزت نے آپ کے پاس بھیجا ہے، اے احمد ﷺ! آپ انھیں لے لیجیے، میں کہوں گا: میں اسے اپنے رب کی طرف سے قبول کرتا ہوں، اس کی تعریف ہے کہ اس نے مجھ پر یہ فضل فرمایا، پھر میں وہ کنجیاں اپنے بھائی علی کے سپرد کردوں گا۔

پھر مالک چلا جائے گا تو علی جنت و جہنم کی کنجیاں لے کر آگے بڑھیں گے، اور جہنم کے کنارے کھڑے ہوجائیں گے، جس کے شعلے بھڑک رہے ہوں گے اور جس کی آواز نکل رہی ہوگی، وہ اس کی لگام پکڑے ہوں گے، جہنم ان سے کہے گی: چھوڑ دو علی، بے شک تمہارے نور نے میری لپٹ کو بجھا دیا ہے، علیؓ اس سے کہیں گے: اے جہنم! ٹھنڈی ہوجا، اسے لے لے، اور اسے چھوڑ دے۔ میرے اس دشمن کو لے لے اور اس دوست کو چھوڑ دے۔

(فرائد السمطين: ۱/۱۰۶-۱۰۸).

(۴۸) ابن خزيمة: حدثنا أبو سعيد عمرو بن عثمان بن راشد حدثنا عبدالله بن مسعود ابن الشامي، حدثنا ياسين بن محمد بن أيمن، عن أبي صالح عن أبي حازم عن ابن عباسؓ قال:

قال رسول الله ﷺ: أعطاني ربي في علي خصالاً في الدنيا وخصالاً في الآخرة، وأعطاني به في الاخرة أنه عون لي على حمل مفاتيح الجنة.

(عنه الحموئي في فرائد السمطين ۱/۲۲۸).

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میرے رب نے

مجھے علی کے بارے میں کچھ چیزیں دنیا میں عطا کی ہیں، اور کچھ چیزیں آخرت میں۔ اس نے مجھے آخرت میں یہ چیز عطا کی ہے کہ علی جنت کی کنجیاں اٹھانے میں میرے مددگار ہوں گے۔

(عنه الحموینی فی فرائد السمطین ۱/۲۲۸).

(۴۹) ابن عساکر بسنده إلی ابن عباسؓ قال:

قال رسول اللهﷺ: أعطانی ربی فی علي خصالاً فی الدنیا وخصالاً فی الآخرة، وأعطانی به أنه عون لی علی حمل مفاتیح الجنة.

(تاریخ مدینة دمشق ۴۲/۳۳۰، رقم: ۴۹۳۳).

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: میرے رب نے مجھے علی کے بارے میں کچھ چیزیں دنیا میں عطا کی ہیں، اور کچھ چیزیں آخرت میں۔ اس نے مجھے ایک یہ چیز عطا کی ہے کہ علی جنت کی کنجیاں اٹھانے میں میرے مددگار رہوں گے۔

(تاریخ مدینة دمشق ۴۲/۳۳۰، رقم: ۴۹۳۳).

(۵۰) ابن الأعرابی عن علی بن هلال الاحمسی عن شریک عن الاعمش عن سعید بن جبیر عن ابن عباسؓ عن النبیﷺ [فی حدیث طویل، وفیه]

أن النبیﷺ وعلیاً ینصب لهما منبر فیه ألف مرقاة، فیصعد النبیﷺ علی أعلی مرقاة ویصعد علی علی دونه بمرقاة، فلایزالان یسألان الله تعالی حتی یأذن لعلی أن یکون معه علی المرقاة العلیا، ثم یتسلم النبیﷺ مفاتیح الجنة والنار فیسلمها لعلی، فیدخل شیعته الجنة وأعداءه النار.

(عنه ابن حجر فی لسان المیزان ۵/۱۰۸-۱۰۹ ترجمة علی بن هلال الاحمسی: ۵۹۹۵).

حضرت ابن عباسؓ سے ایک طویل حدیث میں مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: نبی ﷺ اور حضرت علیؓ کے لیے ایک ایسا منبر لگایا جائے گا، جس میں ہزار سیڑھیاں ہوں گی۔ نبی ﷺ سب سے اعلی سیڑھی پر چڑھیں گے اور علی انسے ایک سیڑھی نیچے رہیں گے۔ دونوں اللہ تعالی سے برابر سوال کرتے رہیں گے حتی کہ علی کو اجازت دے دی جائے گی کہ وہ بھی نبی ﷺ کے ساتھ اوپری سیڑھی پر چلے جائیں۔ پھر نبی ﷺ کو جنت اور جہنم کی کنجیاں دی جائیں گی تو آپ وہ حضرت علیؓ کو دے دیں گے، تو وہ اپنی جماعت کو جنت میں داخل کریں گے اور اپنے دشمنوں کو جہنم میں۔

(عنه ابن حجر فی لسان المیزان ۱۰۸/۵-۱۰۹ ترجمة علی بن هلال الاحمسی: ۵۹۹۵).

(۵۱) الخزاعی: حدثنا أبی، حدثنا أخی دعبل بن علی بن رزین، حدثنا مجاشع بن عمرو عن میسرة بن عبدربه عن عبدالکریم الجزری عن سعید بن جبیر:

عن ابن عباسؓ أنه سئل عن قول الله عزوجل "وعد الله الذین آمنوا منکم وعملوا الصالحات"، قال: سأل قوم النبی ﷺ فقالوا: فیمن نزلت هذه الآیة یانبی الله؟ قال: إذا کان یوم القیامة عقد لواء من نور أبیض فنادی مناد: لیقم سید المؤمنین ومعه الذین آمنوا بعد بعث محمد ﷺ، فیقوم علی بن أبی طالب فیعطی اللواء من النور الأبیض بیده تحته جمیع السابقین الأولین من المهاجرین والأنصار، لایخالطهم غیرهم حتی یجلس علی منبر من نور رب العزة، ویعرض الجمیع علیه رجلاً رجلاً فیعطی أجره ونوره، فإذا أتی علی آخرهم قیل لهم: قد عرفتم منازلکم من الجنة، إن ربکم تعالی یقول لکم: عندی مغفرة وأجر عظیم -یعنی الجنة- فیقوم علی بن أبی طالب والقوم تحت لوائه حتی یدخلهم الجنة.

ثم يرجع إلى منبره ولايزال يعرض عليه جميع المومنين فيأخذ بصيبه منهم إلى الجنة ويترک أقواماً منهم إلى النار ،وذلک قوله تعالى:"والذين آمنوا بالله ورسله اولائک هم الصديقون والشهداء عند ربهم ،لهم أجرهم ونورهم"، يعنى السابقين الأولين وأهل الولاية. وقوله:" والذين كفروا وكذبوا بآيتنا" يعنى بالولاية بحق على وحق على الواجب على العالمين" اولائک أصحاب الجحيم" وهم الذين قاسم على عليهم النار فاستحقوا الجحيم.

(عنه الحسكانى فى شواهد التنزيل ٢/ ٣٠٠،واللفظ له ، وابن المغازلى فى مناقب أهل البيت ص :٣٨٣-٣٨٤).

حضرت سعید بن جبیر کہتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ سے "وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا " کے بارے میں پوچھا گیا تو انھوں نے فرمایا: کچھ لوگوں نے نبی ﷺ سے پوچھا تھا کہ اے اللہ کے نبی! یہ آیت کن لوگوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو سفید نور کا ایک جھنڈا لگایا جائے گا اور ایک منادی نداء لگائے گا: سید المومنین اور ان کے ساتھ ایمان والے کھڑے ہو جائیں، تو حضرت علیؓ کھڑے ہوں گے اور ان کے ہاتھ میں سفید نور کا جھنڈا دیا جائے گا، اور انصار و مہاجرین میں سے تمام سابقین اس کے نیچے ہوں گے، ان کے علاوہ کوئی ان میں شامل نہیں ہوں گے۔ حتی کہ وہ رب العزت نور کے منبر پر بیٹھیں گے اور ایک ایک کر کے تمام لوگوں کو ان کے سامنے پیش کیا جائے گا، تو وہ اسے اس کا اجر اور نور دیں گے۔ جب سب سے آخری شخص آئے گا تو سب سے کہا جائے گا: تم نے جنت میں اپنے مقامات پہچان لیے۔ تمھارا رب تم سے فرماتا ہے: میرے پاس مغفرت اور اجر عظیم - یعنی جنت - ہے۔ اس کے بعد حضرت علیؓ اپنے جھنڈے والوں کو لے کر کھڑے ہوں گے اور انھیں جنت میں داخل کریں گے۔ پھر اپنے منبر پر واپس آئیں

گے اور تمام مومنین کو ان کے سامنے پیش کیا جائے گا، وہ کچھ کو جنت میں بھیج دیں گے اور کچھ کو جہنم میں۔ یہی مراد ہے: ''والذین آمنوا وعملوا الصالحات لهم أجرهم ونورهم'' سے، اس سے مراد سابقین اولین ہیں۔ اور ''والذین کفروا وکذبوا بآیاتنا'' یعنی جو علیؑ کی دوستی کو جھٹلائیں گے۔ حضرت علیؑ کی دوستی تمام لوگوں پر ضروری ہے، تو وہ اصحاب جحیم ہیں۔ یہ وہ لوگ ہوں گے جن کے لیے حجرت علیؑ جہنم تقسیم کریں گے اور وہ جہنم کے مستحق ہوں گے۔

(عنه الحسکانی فی شواهد التنزیل ۲/ ۳۰۰، واللفظ له، وابن المغازلی فی مناقب أهل البیت ص: ۳۸۳-۳۸۴).

(۵۲) ابن المغازلی بسنده إلی ابن عباسؓ عن النبی ﷺ [فی حدیث طویل، إلی أن قال]:

یا فاطمة! إنی آخذ لواء الحمد ومفاتیح الجنة بیدی، فأدفعها إلی علی فیکون آدم ومن ولد تحت لوائه.

(مناقب أهل البیت ص: ۲۱۱-۲۱۸).

نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے فاطمہ! میں لواء الحمد اٹھائے ہوئے ہوں گا، اور جنت کی کنجیاں میرے ہاتھ میں ہوں گی، تو میں وہ علی کے سپرد کروں گا، اور حضرت آدم اور ان کی اولاد اس جھنڈے کے نیچے ہوگی۔

(مناقب أهل البیت ص: ۲۱۱-۲۱۸).

(۵۳) محمد بن فضیل: حدثنا یزید بن أبی زیاد عن مجاهد عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ:

علی یوم القیامة علی الحوض، لایدخل الجنة إلا من جاء بجواز علی بن أبی طالب.

(عنه المغازلی بإسناده إلیه فی مناقب أهل البیت ص: ۱۹۰-۱۹۱).

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: علی قیامت کے دن حوض کوثر پر کھڑے ہوں گے۔ اور جنت میں وہی داخل ہوگا، جس کے پاس علی کا اجازت نامہ ہوگا۔

(عنه المغازلی بإسناده إليه فی مناقب أهل البيت ص: ۱۹۰-۱۹۱).

(۵۴) محمدبن فضيل: حدثنا يزيد بن أبی زياد عن مجاهد عن ابن عباس قال: قال رسول الله ﷺ:

إذا كان يوم القيامة أمر الله جبرئيل أن يجلس على باب الجنة فلايدخلها إلا من معه براء ة على بن أبی طالب.

(عنه المغازلی بإسناده إليه فی مناقب أهل البيت ص: ۲۰۱).

حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو اللہ تعالیٰ حضرت جبرئیل کو حکم دیں گے کہ وہ جنت کے دروازے پر بیٹھ جائیں۔ لہذا جنت میں وہی داخل ہوگا جس کے پاس علی بن ابی طالب کا براءت نامہ ہوگا۔

(عنه المغازلی بإسناده إليه فی مناقب أهل البيت ص: ۲۰۱).

(۵۵) السبيعی بسنده إلى الاصبغ بن نباتة قال:

كنت جالساً عن على فأتاه عبد الله بن الكواء فقال: ياأمير المومنين !أخبرنی عن قول الله "وعلى الأعراف رجال" فقال: ويحک يا ابن الكواء! نحن نوقف يوم القيامة بين الجنة والنار، فمن ينصرنا عرفناه بسيماه فأدخلناه الجنة ومن أبغضنا عرفناه بسيماه فأدخلناه النار.

(عنه الحسكانی فی شواهد التنزيل).

اصبغ بن نباتہ کہتے ہیں: میں حضرت علیؓ کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ ان کے پاس عبداللہ بن کواء آئے اور کہا: امیر المومنین! مجھے ارشاد باری "وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ" کے بارے میں بتایئے۔ حضرت علیؓ نے فرمایا: اے ابن کواء! ہمیں قیامت کے دن جنت اور

جہنم کے بیچ کھڑا کیا جائے گا، تو جس نے ہماری مدد کی ہوگی، ہم اسے اس کی علامت سے پہچان لیں گے اور اسے جنت میں داخل کرنے کی سفارش کریں گے۔ اور جس نے ہم سے بغض کیا ہوگا، ہم اسے بھی اس کی علامت سے پہچان لیں گے، اور اسے جہنم میں داخل کریں گے۔

(عنه الحسكاني في شواهد التنزيل).

(۵۶) الحسكاني بسنده إلى محمد بن الحسين بن علي بن الحسين عن أبيه عن جده عن عليؓ في قوله تعالى: "ألقيا في جهنم كل كفار عنيد"، قال: قال لي رسول الله: إن الله تبارك وتعالى إذا جمع الناس يوم القيامة في صعيد واحد كنت أنا وأنت يومئذ عن يمين العرش فقال لي ولك: قوما فألقيا من أبغضكما وخالفكما وكذبكما في النار.

(شواهد التنزيل ص: ۲/۳۱۴).

حضرت علیؓ "اَلْقِيَا فِيْ جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيْدٍ" کے بارے میں فرماتے ہیں: مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب اللہ تعالی قیامت کے دن لوگوں کو ایک جگہ جمع کرے گا تو اس دن تم اور میں عرش کی دائیں جانب ہوں گے اور مجھ سے اور تم سے کہا جائے گا: اٹھو اور ان کو جو تم سے بغض کرتے تھے، تمھاری مخالفت کرتے تھے اور تمھیں جھٹلاتے تھے، انھیں جہنم میں ڈال دو۔

(شواهد التنزيل ص: ۲/۳۱۴).

(۵۷) الساجي: حدثنا محمد بن المثنى حدثنا عبدالرحمان بن مهدي حدثنا سفيان عن الأعمش عن موسى بن طريف عن أبيه حديث علي: أنا قسيم النار.

(عنه ابن عدي في الكامل ۶/۳۳۹).

حضرت علیؓ نے فرمایا: میں جہنم تقسیم کرنے والا ہوں۔

(عنه ابن عدی فی الکامل ۶/ ۳۳۹).

(۵۸) محمد بن فضیل عن الاعمش عن موسی بن طریف عن عباية عن علی بن أبی طالب أنه قال:

أناقسيم النار يوم القيامة،أقول: خذی ذا وذری ذا.

(عنه ابن عساكر بسنده إليه فی تاريخ دمشق ۴۲/ ۲۹۸).

حضرت علیؓ فرماتے ہیں: میں قیامت کے دن جہنم تقسیم کروں گا۔ میں کہوں گا: کہ تو اسے لے لے، اور اسے چھوڑ دے۔

(عنه ابن عساكر بسنده إليه فی تاريخ دمشق ۴۲/ ۲۹۸).

(۵۹) ابن عساكر بسنده إلى عباية بن ربعی قال: سمعت علياً يقول: أنا قسيم النار يوم القيامة،أقول:هذا لی وهذا لک.

(تاريخ دمشق ۴۲/ ۲۹۸).

حضرت علیؓ نے فرمایا: میں قیامت کے دن جہنم تقسیم کروں گا۔ میں کہوں گا: یہ تیرے لیے ہے اور یہ میرے لیے۔

(تاريخ دمشق ۴۲/ ۲۹۸).

(۶۰) العقيلی حدثنا علی بن العباس،حدثنا حسين بن نصر بن مزاحم،حدثنا أبی عن سفيان بن إبراهيم بن الجريری عن الاعمش عن موسی بن طريف الاسدی عن عباية بن ربعی الاسدی أنه سمع علياً يقول: أناقسيم النار[أقول: هذا لی وهذا لک.

(الضعفاء ۳/ ۴۱۵).

حضرت علیؓ نے فرمایا: میں جہنم تقسیم کروں گا۔ میں کہوں گا: یہ میرے لیے ہے اور یہ تیرے لیے۔

(الضعفاء ۳/ ۴۱۵).

(۶۱) الحمانی ،حدثنا علی بن مسهر عن الاعمش عن موسی بن طریف عن عباية بن ربعی الاسدی عن علی قال:

أناقسيم النار إذا كان يوم القيامة قلت: هذا لک وهذا لی.

(عنه البسوی فی المعرفة والتاريخ: ۲/ ۷۶۴).

حضرت علیؓ نے فرمایا: جب قیامت کا دن ہوگا تو میں جہنم تقسیم کروں گا۔ میں کہوں گا: یہ تیرے لیے ہے اور یہ میرے لیے۔

(عنه البسوی فی المعرفة والتاريخ: ۲/ ۷۶۴).

(۶۲) الحلوانی: حدثنا محمد بن داؤد الهمدانی قال: سمعت عيسى بن يونس يقول:

مارأيت الاعمش خضع إلا مرة واحدة،فإنه حدثنا بهذا الحديث قال علی: أناقسيم النار. فبلغ ذلک أهل السنة فجاء وا إليه فقالوا: أتحدث بأحاديث تقوی بها الروافضة والزيدية والشيعة؟ فقال: سمعته فحدثته به.

(عنه العقيلی بإسناده إليه فی الضعفاء ۳/ ۴۱۶).

عیسی بن یونس کہتے ہیں: میں نے امام اعمش کو کبھی جھکتے اور کمزور ہوتے ہوئے نہیں دیکھا، مگر ایک مرتبہ۔ جب انھوں نے ہمیں یہ حدیث سنائی کہ حضرت علیؓ نے فرمایا: میں جہنم تقسیم کرنے والا ہوں۔ تو یہ بات اہل سنت تک پہنچی تو وہ ان کے پاس آئے اور کہا: آپ ایسی احادیث بیان کرتے ہیں جن سے روافض اور زیدیہ اور شیعہ کو طاقت ملتی ہے؟ انھوں نے کہا: میں نے یہ حدیث سنی تو بیان کی۔

(عنه العقيلی بإسناده إليه فی الضعفاء ۳/ ۴۱۶).

حدیث 'علیٌ قسیم النار' کے سلسلے میں امام احمد کا تبصرہ

(۲۳) وأنبأنا:أبو الحسين بن الأبنوسي،قال:أخبرنا:عمر بن ابراهيم الكتاني،قال:حدثنا أبو الحسين بن عمر بن الحسن القاضي الأشناني ، حدثنا:إسحاق بن الحسن الحربي،قال:حدثني:محمد بن منصور الطوسي،قال:سمعت أحمد بن حنبل،يقول ما روى لأحد من الفضائل أكثر مما روى لعلي بن أبي طالب،قال:وسمعت محمد بن منصور،يقول كنا عند أحمد بن حنبل،فقال له رجل:يا أبا عبد الله ما تقول في هذا الحديث الذي يروى أن عليا،قال:أنا قسيم النار،فقال:وما تنكرون من ذا أليس روينا أن النبي ﷺ، قال لعلي:لا يحبك إلا مؤمن ولا يبغضك إلا منافق ، قلنا:بلى،قال:فأين المؤمن،قلنا:في الجنة . قال:وأين المنافق ، قلنا:في النار،قال:فعلى قسيم النار.

(ابن أبي يعلى،طبقات الحنابلة،باب الميم،320-1/318)

محمد بن منصور طوسی کہتے ہیں: میں نے امام احمد بن حنبلؒ کو فرماتے ہوئے سنا: ''کسی کے لیے اس سے زیادہ فضائل مروی نہیں، جتنے حضرت علیؓ کے لیے مروی ہیں''۔ اور محمد بن منصور کہتے ہیں کہ ہم امام احمد کے پاس تھے۔ ان سے ایک شخص نے پوچھا: آپ اس حدیث کے بارے میں کیا کہتے ہیں جس میں روایت ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا: ''میں جہنم تقسیم کرنے والا ہوں؟''۔ امام احمد نے فرمایا: ''تمھیں اس میں کیا بات عجیب لگتی ہے؟ کیا ہم نے یہ حدیث روایت نہیں کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علیؓ سے فرمایا: ''تم سے محبت نہیں کرے گا، مگر مومن، اور تم سے بغض نہیں رکھے گا، مگر منافق''۔ ہم نے کہا: کیوں نہیں۔ تو امام احمد نے پوچھا: مومن کہاں ہوگا؟ ہم نے کہا: جنت میں۔ انھوں

نے پوچھا: اور منافق کہاں ہوگا؟ ہم نے کہا: جہنم میں۔ پھر انھوں نے فرمایا: تو اس طرح علی جہنم تقسیم کرنے والے ہوئے"۔

(ابن أبی یعلی، طبقات الحنابلة، باب المیم، 1/318-320).

☆☆☆